JQSS: *(Journal Of Quranic and Social Studies)*
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 5, Issue: 2, May-August 2025. P: 26-38
Open Access: https://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/182
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.15766111

Copyright: © The Authors

Licensing: this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

بلوچستان میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی، ونی اور سوار کی مروجہ رسوم ورواج کا شریعتِ اسلامی کی روشنی میں تحقیقی و تنقیدی جائزہ

A research review in the light of Islam's Shari'a of Music and Sawar/Woni of Marriage in Balochistan

1. **Abdul Hakeem** hakeem786@gmail.com	Ph.D. Research Scholar, Faculty of Islamic Studies, Mertopolitan University Karachi
2. **Dr. Mubashira** mubashirahmuzzafferlatif@gmail.com	Ph. D Research Scholar, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Abdul Haq Campus, Karachi

How to Cite:. Abdul Hakeem and Dr. Mubashira (2025). A research review in the light of Islam's Shari'a of Music and Sawar/Woni of Marriage in Balochistan, *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 5(2), 26-38.

Abstract and indexing

Publisher

HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

بلوچستان میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی، ونی اور سوار کی مروجہ رسوم ورواج کا شریعتِ اسلامی کی روشنی میں تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Journal of Quranic and Social Studies
26-38
© The Author (s) 2025
Volume: 5 Issue:2, 2025
DOI:10.5281/zenodo.15766111
www.jqss.org
ISSN: E/ 2790-5640
ISSN: P/ 2790-5632

A research review in the light of Islam's Shari'a of Music and Sawar/Woni of Marriage in Balochistan

Abdul Hakeem
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Islamic Studies,
Mertopolitan University Karachi

Dr. Mubashira
Ph. D Research Scholar, Department of Islamic Studies,
Federal Urdu University, Abdul Haq Campus, Karachi

Abstract

In summary, today in different areas of Balochistan, there are many customs related to marriage, among them, the first ritual is music in marriage. It is illegal from the point of view of Quran, Hadith, jurists, mystics, mystics and modern scholars, so it is necessary that the ritual of music and music on the occasion of marriage in Balochistan should be banned so that our marriage is not according to the ritual, but according to the Sunnah of the Prophet, which will make this marriage a happiness. Marriage in Balochistan is another ritual of "wini" and "sawar". It requires that when a man kills, three girls are given as brides in return for the blood of this one murder. Most of the girls are little girls. This work is done by the guardians and guardians of the girl. And when these girls get married and need to be married, the same attitude and behavior is done to the young girls which was done to the slaves in the past, this custom is popular among Pashtuns as well as Punjabis and Sindhis and it is called "Wini" and "Sawar" and this custom is very ugly and there are many prohibitions, so the Sharia has prohibited it. However, this ritual has been popular for hundreds of years and in the present era, efforts are being made by the government and the general reformers and intellectuals to end this ritual and a lot of efforts have been made for it, but the ritual has not ended yet, but the lack of it has been noticed.

Keywords: Marriage customs, Music prohibition, Wani/Sawar tradition, Child brides, Sharia restrictions
Corresponding Author Email:
hakeem786@gmail.com
mubashirahmuzzafferlatif@gmail.com

تمہید وتعارف:

دنیا کے مختلف خطوں میں شادی بیاہ کے موقع پر مختلف قسم کی رسوم وروج مروّج ہیں۔ ان رسوم کا تعلق وہاں کے رہنے اور بودوباش رکھنے والی قوموں کی مرہون منت ہے۔ یہی حال پاکستان کے صوبہ بلوچستان کا ہے کہ جہاں پشتون اور بلوچ اقوام کی اکثریت آباد ہے۔ ان دو قوموں کی اپنی تہذیب اور ثقافت ہے۔ اس لیے ان کے یہاں بھی شادی بیاہ کی مخصوص رسوم ورواج مروّج ہیں۔

ویسے تو بلوچستان کی پشتون اور بلوچ قوموں میں کثرت سے مختلف رسومات مروّج ہیں، مگر یہاں اس مضمون میں بالخصوص شادی بیاہ کے موقعے پر ڈھول تاشے، گانا بجانا، موسیقی، ونی اور سوار کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ برصغیر پاک وہند میں شادی بیاہ کے موقعے پر موسیقی اور گانے بجانے کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اس طرح بلوچ معاشرے میں موسیقی شادی کا جزو سمجھا جاتا ہے، بدلتے وقت کے ساتھ اس رسم میں مزید تنوع کے باعث بے جا اسراف بھی رائج ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں بدقسمتی سے اس معاشرے میں "ونی،، یا"سوار،، کی قبیح رسم بھی عام ہے۔ ونی کے معنی قتل کے خوں بہا کے عوض لڑکی کی شادی کروانا ہے۔ بلوچ معاشرے میں اس رسم کا رواج عصر حاضر میں جدّت پسندی کے باوجود فروغ پا رہا ہے۔ اس لیے ضرورت پیش آئی کہ ان دو رسومات کا شریعت اسلامی کی روشنی میں تنقیدی جائزہ لیا جائے تاکہ قوم وملت، عوام اور خواص کے لیے اصلاح کا ذریعہ ہو۔ اور شریعت اسلامیہ سے رہنمائی حاصل ہو سکے۔

بلوچستان کے مختلف قبائل اور اقوام میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی کی رسم:

ملک کے دیگر علاقوں اور قبیلوں کی طرح بلوچستان کے شادی بیاہ میں بھی موسیقی اور میوزک کا بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے، اس میں مرد کیا عورتیں بھی اس فن میں کسی سے کم نہیں ہوتیں، عمومی میوزک کے ساتھ عورتیں لوک میوزک بجاتی اور رقص کرتی ہیں جن کو بلوچستان کی قبائلی ثقافت میں "اتن" یا "اتنڑ" کہا جاتا ہے عورتیں الگ جگہ جمع ہو کر میوزک بجا کر رقص کرتی ہیں اور مرد الگ جگہ جمع ہو کر میوزک بجا کر رقص کرتے ہیں، عورتوں میں کچھ مخصوص قسم کی عورتیں گانا گاتی ہیں اور باقی عورتیں سُنتی ہیں جب کہ مرد حضرات عموماً شادی کی رات میوزیکل شو کے ایک مشہور ٹولے کو بلا کر میوزک بجا کر اس سے گانے سُنتے ہیں جن کو خاصی خطیر رقم دی جاتی ہے یہ میوزک شو عموماً صبح صادق تک جاری رہتا ہے جس میں اکثر لوگ صبح کی نماز پڑھے بغیر سو کر تھکاوٹ دور کرتے اور صبح کافی دیر سے اُٹھتے ہیں، بسم اللہ حقمل اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> **"دهلک خپلوان چي راځول شول له غرمي وروسته دجلكي كورته يه ور اورځي،په ورا كي دښځوډله اودسړيو ډله شامله وي،ښځي بيل اتڼونه او سندري كوي،سړي اوځوانان بيل داځول دوراڅپو په نوم يادوي، وراځي پر لارو اتڼونه كوي، سندري وايي اور ټوپک ولي۔ دناوي كلي ته چي ورسيږي د څه وخت له پاره اتڼونه اور سندري كوي، په ټوپكو نښي ولي، څو چي ناوي ورته سپره شي، نو په لوړ او زيړ مازيګر بيرته د زوم د كلي پر خوا راروان سي۔"1**
>
> "دُلہا کے رشتے دار دوپہر کے وقت بارات لے کر دلہن کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں، اور بارات میں عورتیں اور مرد دونوں شامل ہوتے ہیں، عورتیں الگ الگ گانے گاتی اور رقص کرتی ہیں، مرد اور جوان الگ رقص اور گانا گاتے ہیں اور نشانہ بازی کرتے ہیں، جب دلہن کے گھر پہنچ جاتے ہیں تو بارات والے رقص کرتے اور گانے گاتے ہیں، نشانہ بازی اور دوسری رسوم وکھانے کے بعد واپس شام کو دلہے کے گھر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔"

مطلب یہ کہ بلوچستان میں شادی کے موقع پر گانا گانا اور میوزک پر رقص کرنا شادی کا جزو سمجھا جاتا ہے گویا شادی اور میوزک لازم وملزوم ہیں۔ گویا اس کے بغیر آج کے دور میں شادی کا تصور ممکن نہیں ہے بلوچستان کی سماج میں جہاں بھی شادی کا پروگرام ہو خواہ وہ کسی غریب کا ہو یا کسی امیر کا ہو، ہر ایک اپنی استطاعت کے حد تک میوزیکل پروگرام کرتے ہیں، اگر کہیں میوزیکل پروگرام نہ ہو تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ کوئی شادی تھی یا فوتگی ہوئی تھی۔

مشہور مصنف عبد القدوس درانی اپنی کتاب پشتون کلچر میں شادی بیاہ میں میوزک، گانے اور رقص کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"شادی کے دن کھانے میں شرکت کرنیوالے صبح سے آنے شروع ہوتے ہیں، اور یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہتا ہے، دلہا والوں کی طرف سے مدعو کئے جانیوالے لوگ عموماً دلہا کے گھر میں ہی جمع ہوتے ہیں، جہاں سے وہ بارات کی صورت میں چلتے ہیں، راستے میں ڈھول اور سُرنا بجتا رہتا ہے، بندوقوں اور پستولوں سے ہوئی فائر کئے جاتے ہیں، جب بارات دلہن کے گھر پہنچتی ہے تو کھانا لگایا جاتا ہے، پھر مختلف قسم کے گیت گائے جاتے ہیں، اور قبائلی رقص کیا جاتا ہے جسے "شلا" کہا جاتا ہے۔"2

الغرض یہ کہ بلوچستان کے سماج اور معاشرے میں جہاں دیگر رسوم ورواج رائج ہیں، وہاں ایک ضروری اوراہم رسم میوزک شُو کی بھی ہے، میوزک شُو شادی کے موقع پر مختلف انداز میں ہوتا ہے قوم قبیلے کے لوگ اپنی ثقافت کے مطابق میوزک بجاتے ہیں اور گانا گا کر رقص کرتے ہیں اس میں پشتون ثقافت کا میوزک الگ طرز وانداز سے ہے اور بلوچ ثقافت کا میوزک الگ طرز وانداز سے ہوتا ہے، مرد علیحدہ طرز وانداز سے میوزک بجاتے ہیں اور گانا گا کر رقص کرتے نظر آتے ہیں جب کہ عورتیں علیحدہ میوزک بجاتی گاتی اور رقص کرتی نظر آتی ہیں۔

بلوچستان کی شادی بیاہ میں موسیقی کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ:

تمہید: بلوچستان کے شادی بیاہ میں میوزک کی رسم کے حوالے سے شرعی نقطہ نظر یہ ہے کہ میوزک اسلام میں ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ مرد یا خواتین میوزک بجائیں یا اسے سنیں، فقہائے کرام اور علماء نے متفقہ فیصلہ یہی دیا ہے کہ موسیقی حرام ہے، البتہ بعض صوفیائے کرام کا قول اس کے جواز کا ہے مگر وہ بھی مطلقاً نہیں ہے بلکہ انہوں نے بھی اس کے لیے کچھ شرائط عائد کی ہیں، اسی طرح کچھ لوگ عصر حاضر کے متجددین کا سہارا لے کر کہتے ہیں کہ فلاں جدت پسند مولوی کہتے ہیں کہ موسیقی جائز ہے تو یہ بات واضح رہے کہ ان کے یہاں بھی موسیقی اور میوزک مطلقاً جائز نہیں ہے بلکہ مخصوص اوقات میں مخصوص شرائط کے ساتھ جائز ہے اس تمہید کی تفصیل یوں ہے:

قرآن کریم اور موسیقی:

قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں ہے کہ موسیقی حلال ہے یا حرام البتہ جن آیات سے صحابہ اور تابعین، علماء اُمت اور فقہائے کرام نے یہ سمجھا ہے کہ یہ آیات موسیقی کی ممانعت میں وارد ہوئی ہیں اس کی تفصیل حسب ذیل ہے، سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ"3

"کچھ لوگ غفلت میں ڈالنے والی چیزیں اس لیے خریدتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں بغیر علم کے اور اسے مسخرہ بنا دیں، ان کو ذلیل کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔"

اس آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ نضر بن حارث جو مشرکین مکہ کے سرداروں میں سے تھا اس کی تجارت فارس میں ہوا کرتی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور قرآن نازل ہونا شروع ہوا تو نضر بن حارث جب فارس، ایران جاتا تو وہاں سے اس ملک کے بادشاہوں کے قصے اور کہانیوں پر مشتمل کتابیں لایا کرتا اور اس کے ساتھ کنیزیں لایا کرتا تھا، رات کو محفل سجا کر لوگوں کو بلاتا کہ آجاو قرآن سننے کے بجائے رستم اور اسفندیار کے قصے کہانیاں سنو اور رات کو محفل سجا کر لونڈیاں نچواتا اور ان سے میوزک بجواتا اس طرح وہ لوگوں کو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روک کر میوزک کی محفل میں لایا کرتا تھا اس سے نضر بن حارث کا مطلب یہ تھا کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جا کر قرآن سننے کی وجہ سے مسلمان ہو رہے ہیں، وہ قرآن نہ سنیں اور مسلمان نہ ہوں، ان لوگوں کو لونڈیوں کے ذریعے گانا سنا کر راندہ درگاہ کرتا چنانچہ نضر بن حارث کی اس حرکت پر قرآن کریم کی سورۂ لقمان کی مذکورہ آیت نمبر ۶ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے میوزک \ موسیقی سے منع فرمایا۔4

اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ موسیقی ممنوع ہے اور یہی بات اس آیت کے تناظر میں صحابہ کرامؓ، تابعین اور علماء مفسرین نے نقل فرمائی ہے جیسا کہ علامہ ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر میں اس کی وضاحت مختلف صحابہ کرامؓ اور تابعین کے حوالے سے یوں فرمائی ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ،وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْحَسَنِ، وَعِكْرِمَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا: "لَهْوَ الْحَدِيثِ" هُوَ الْغِنَاءُ، وَالْآيَةُ نَزَلَتْ فِيهِ. وَمَعْنَى قَوْلِهِ: {يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ} أَيْ: يَسْتَبْدِلُ وَيَخْتَارُ الْغِنَاءَ وَالْمَزَامِيرَ وَالْمَعَازِفَ عَلَى الْقرآن "5

"عبداللہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ، حسن بصریؒ، عکرمہ اور سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ لھو الحدیث سے مراد گانا ہے اور یہ آیت گانے ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ یہ لوگ گانے اور آلات موسیقی کو قرآن کے بدلے لیتے ہیں۔"

اسی طرح ابو بکر جصاص سے احکام القرآن میں مروی ہے کہ:

"رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ الْغِنَاءُ وَاللَّهْوُ وَهُمَا مَحْظُورَانِ وَأَنَّهُمَا مِنْ صَوْتِ الشَّيْطَانِ۔"6

"مجاہد سے منقول ہے کہ گانا اور فضولیات دونوں ممنوع اشیاء ہیں اور یہ دونوں شیطان کی آواز ہیں۔"

علامہ بغوی نے مجاہد کا ایک قول اس طرح نقل کیا ہے:

"وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَعْنِي شِرَاءَ الْقِيَانِ وَالْمُغَنِّيِينَ"7

"مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے گانے والی عورتوں کو خریدنا۔"

قرآن کریم کی مذکورہ آیت کی جو تشریح صحابہ، تابعین اور علماء مفسرین نے اختیار فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی اس آیت کا تقاضا ہے کہ گانا اور آلات موسیقی ممنوع ہو اور بعد کے علماء کا یہی موقف موسیقی اور آلات موسیقی کے حوالے سے رہا ہے۔

احادیث مبارکہ اور موسیقی:

موسیقی کی حلّت، جواز کے بارے میں احادیث میں کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی جو اس بات پر دال ہو کہ موسیقی حلال اور جائز ہے اس حوالے سے اگر کوئی ایک حدیث سے اس طرف کوئی اشارہ ملتا ہے علمائے کرام اور محدثین عظام نے ان احادیث کی تاویل فرمائی ہے البتہ وہ احادیث جو موسیقی کی حرمت بتاتی ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہیں چنانچہ اس حوالے سے کچھ احادیث موقع محل کی مناسبت سے پیش خدمت ہیں:

ابن ماجہ کی ایک روایت ہے جس کا مضمون یوں ہے:

"وَمَامِنْ رَجُلٍ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْغِنَاءِ إِلَّابَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَيْطَانَيْنِ:أَحَدُهُمَاعَلَى هَذَا الْمَنْكِبِ، وَالْآخَرُعَلَى هَذَا الْمَنْكِبِ،فَلَايَزَالَانِ يَضْرِبَانِهِ بِأَرْجُلِهِمَاحَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَسْكُتُ"8

"کوئی آدمی جب گانا گا کر اپنی آواز بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو شیطان کو اس کے پاس بھیجتے ہیں ایک ایک اس کے کاندھے پر، دوسرا دوسرے کاندھے پر بیٹھ کر دونوں اسے اپنے پاؤں سے مارتے ہیں یہاں تک کہ وہ گانا چھوڑ کر خاموش ہو جاتا ہے۔"

آلات موسیقی کے حوالے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کرکے فرماتے ہیں کہ:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ"9

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے کتے کی قیمت اور آلات موسیقی سے منع فرمایا۔"

محمد بن اسماعیل بخاری نے صحیح بخاری میں ایک روایت ابو اُمامہ کے حوالے سے اس طرح نقل فرمائی ہے:

"عن ابی أمامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایحل بیع المغنیات ولاشراء ھن وأکل اثمانھن حرام۔"10

"ابو اُمامہ رضی عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا کہ گانے والی عورت کی خرید وفروخت جائز نہیں ہے اور اس کے پیسے کھانا حرام ہے۔"

جامع الترمذی میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ علامات قیامت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

"عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذااتخذالفی ء دولا والامانۃ مغنماوالزکاۃ مغرماوتعلم لغیرالدین واطاع الرجل امراتہ وعق أمہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقھم وکان زعیم القوم ارزلھم وأکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف،وشربت الخمورولعن آخرھذہ الامۃ اولھا فارتقبوا عندذالک ریحاحمراء وزلزلۃ وخسفاومسخاوقذفاوآیات تتابع کنظام قطع سلکہ فتتابع"11

"ابوہریرہ رضی عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مال فئے کو اپنی ذاتی دولت سمجھا جائے گا اور امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے گا اور زکوۃ کو نقصان سمجھا جائے گا اور دین کے علاوہ کا علم حاصل کیا جانے لگے گا اور بیوی کی اطاعت شروع ہونے لگے اور اپنی والدہ کی نافرمانی ہونے لگے اور دوست کو قریب کیا جائے گا اور والد کو دور کیا جائے گا اور مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگے گی، اور قوم کے سربراہ فاسق لوگ بن جائیں گے اور قوم کے سربراہ ذلیل لوگ ہو جائیں گے اور لوگوں کی عزت ان کی شر سے بچنے کے سبب کی جائے گی اور گانے والیاں اور آلات موسیقی ظاہر ہونے لگیں گے اور شراب پینا شروع ہو جائے گی اور اس اُمت کے آخری لوگ پہلے والوں کو برا بھلا کہنے لگیں گے، اس وقت سرخ آندھی، زلزلہ، زمین کے دھنس جانے، لوگوں کے چہرے مسخ ہو جانے کا انتظار کرو اور قیامت کی نشانیاں اس وقت یوں آئیں گی جیسے کہ ایک ہار کی لڑی جب ٹوٹ جائے اور اس کے ٹکڑے ایک دوسرے پر گرتے ہیں۔"

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی دیگر علامات کی طرح موسیقی، گانا اور گلوکارہ عورتوں کو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی قرار دیا ہے اور فرمایا کہ قرب قیامت میں گلوکارہ عورتوں کا ظہور ہو جائے گا اور میوزک کا رواج چل پڑے گا یہ حدیث موسیقی کی قباحت اور اس کے ناجائز ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے، چنانچہ ایک اور حدیث میں موسیقی کی شناعت کو بیان کرتے ہوئے ابو بردہ اسلمی کی ایک روایت ہے:

"سمعت ابی بردۃ یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلماانصرف جاء ت جاریۃ سوداء فقالت یارسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ سالما ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لھارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت نذرت فاضربی والا فلا،فجعلت تضرب،فدخل ابوبکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان وھی تضرب ثم دخل عمر فالقت الدف تحت استہا ثم قعد علیہ ،فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیخاف منک یاعمرانی کنت جالسا وھی تضرب فدخل ابوبکروھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان وھی تضرب فلما دخلت انت یاعمرالقت الدف۔"12

"ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ رنگ کی لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر آپ اس غزوہ سے صحیح سلامت واپس لوٹے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور اشعار گاؤں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا، ورنہ نہیں، وہ لڑکی دف بجانے لگی کہ اسی اثنا میں

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ دف بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ دف بجاتی رہی پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ دف بجاتی رہی یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ دف کو اپنے سرین کے نیچے چھپا کر بیٹھ گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر، تجھ سے شیطان ڈرتا ہے، میں بیٹھا تھا یہ دف بجاتی رہی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو یہ بجاتی رہی پھر عثمان تشریف لائے یہ بجاتی رہی یہاں تک کہ جب عمر آپ تشریف لائے تو اس نے دف رکھ دیا۔"

اس سے موسیقی کے بارے میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے مگر علماء کا کہنا ہے کہ یہ گنجائش شروع زمانے میں تھی اور دوسری بات یہ کہ حدیث میں لفظ جاریہ آیا ہے یعنی چھوٹی بچی تھی جو دف بجا رہی تھی مگر اس کے باوجود اس کو شیطان کا عمل قرار دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں گانا بجانے اور اس کے رواج کو قیامت کی علامات میں سے قرار دیا گیا ہے اور اس طرح کرنے سے آسمان سے پتھر کی بارش ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے، سیدنا عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ:

"عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى هذة الامة خسف ومسخ قُذف فقال رجل من المسلمين يارسول الله ومتى ذاک،قال اذاظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور۔"13

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس اُمت میں زمین دھنسنے کے واقعات ہونگے لوگ مسخ ہو جائیں گے اور بہتان بازی ہو گی، مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کب ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ جب گلوکارہ عورتیں اور آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں اور شراب عام پی جائے، تب یہ ہو گا۔"

اس حدیث مبارکہ میں تو موسیقی کو شراب کے ساتھ ذکر کر دیا ہے جس سے موسیقی کی شناعت معلوم ہوتی ہے ویسے بھی موسیقی، لڑکی اور شراب کا ایک دوسرے کے ساتھ ایک خاص ربط ہے تینوں عیاشی کی انتہاء ہونے کی وجہ سے ایک ساتھ ذکر ہوئے ہیں جس طرح دنیا میں ان کی لذت زیادہ ہے تو یقیناً آخرت میں ان کی سزاء بھی زیادہ ہی ہو گی۔ ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی قدر ہے:

"انما نهيت عن صوتين احمقين فاجرين،صوت عندنغمة مزمار شيطان ولعب وصوت عندمصيبة"14

"مجھے دو بری اور گناہگار آوازوں سے روکا گیا ہے: ا۔ خوشی کے وقت بانسری کی آواز سے ۔ ۲۔ مصیبت کے وقت رونے کی آواز سے (نوحہ گری)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ موسیقی ناجائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گناہ کی آواز بتایا ہے۔ اس کے حوالے سے ناراضگی ظاہر فرمائی ہے اور کہیں موسیقی اور آلات موسیقی کو منع فرمایا ہے جس کا تقاضا ہے کہ اسلام میں احادیث مبارکہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے موسیقی جائز نہیں ہے۔

صوفیاء اور موسیقی:

ایک بات یہ مشہور ہے کہ صوفیاء کے یہاں موسیقی حلال ہے در حقیقت بات ایسی نہیں ہے بلکہ صوفیاء کے یہاں جو موسیقی مروج ہے وہ سماع سے متعلق ہے۔ سماع ایک موزوں آواز ہے اور موزوں آواز کیسے حرام ہو سکتی ہے بلکہ سماع نہ ہی علی الاطلاق حلال ہے اور نہ ہی علیٰ الاطلاق حرام ہے بلکہ مجلس سماع میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مزامیر اور محرمات یعنی چنگ ورباب اور خواتین کی شرکت کو ممنوع قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اگر جماعت کی نماز میں خواتین بھی شامل ہوں اور مرد بھی اور امام سے سہو ہو جائے تو وہ مقتدی جو مرد ہیں، وہ سبحان اللہ کہتے ہیں اور خواتین کو سبحان اللہ کہنے کی اجازت نہیں ہے، بلکہ وہ اپنی ہتھیلی کی پشت پر ہاتھ مارتی ہیں اور ہتھیلی پر ہاتھ نہیں مارتیں کیونکہ یہ لہو میں شمار ہوتا

ہے اور خواتین کی آواز بھی ستر ہے جب دستک دینے میں اتنی احتیاط لازم رکھی گئی ہے تو سماع میں مزامیر کو منع کرنا زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔"15

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صوفیاء کے یہاں جس سماع کا رواج ہے، اس میں جو مزامیر کا استعمال ہوتا ہے وہ مطلقاً نہ حلال ہے اور نہ ہی حرام، بلکہ وہ اس کے لیے کچھ اُصول رکھتے ہیں، وہی اُصول شریعت اسلامی میں بھی ہوں گے اور وہی اُصول دیگر علماء اور فقہاء کرام کے یہاں بھی ہیں۔

جاوید احمد غامدی اور موسیقی:

اسی طرح بعض حضرات کا خیال ہے کہ جناب جاوید احمد غامدی جو ایک جدت پسند سکالر ہیں وہ موسیقی کو حلال سمجھتے ہیں اس لیے وہ کہتے ہیں کہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اس کا استعمال جائز ہے جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے یہ لوگ جاوید احمد غامدی کے منشاء اور مقصد کو سمجھے ہی نہیں ہیں، ماہنامہ اشراق میں جاوید احمد غامدی کا مسلک ان کے شاگرد طالب محسن نے یوں پیش کیا ہے:

"یہ درست ہے کہ گانوں کی شکل میں جو موسیقی ہر جگہ سنی اور سنائی جارہی ہے، اسے قابل قبول قرار نہیں دیا جاسکتا، ہمارے نزدیک بھی اس طرح کی موسیقی سے پرہیز ہی کرنا چاہیئے لیکن دین کے ایک عالم کو اُصولی بات بھی بتانی چاہیئے البتہ موسیقی کے عمومی استعمال میں جو قباحت موجود ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے استاذ محترم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اگر استعمال درست نہ ہو تو یہ گناہ ہے۔"16

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جاوید احمد غامدی کا مسلک یہ نہیں ہے کہ موسیقی مطلقاً جائز ہے، بلکہ اس کا مسلک یہ ہے کہ موسیقی میں جو خرافات شامل کئے گئے ہیں اور آج کل موسیقی جن قباحتوں پر مشتمل ہے اس کی وجہ سے موسیقی ناجائز اور گناہ کا کام ہے اور اس سے احتراز لازم ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ آج کل بلوچستان کے جن علاقوں اور قوموں میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی کا بے دریغ اور بلا کسی قید کے رواج ہے اور ان کے یہاں یہ رسم کم ہونے کے بجائے بڑھتی جارہی ہے۔ قرآن، حدیث، فقہائے کرام، صوفیاء مشائخ اور جدید اسکالرز کے نقطہ نگاہ سے ناجائز ہے، لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ بلوچستان کے جن علاقوں اور جن قوموں میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی اور میوزک کی رسم عام ہے، اس کو بند کیا جائے تاکہ ہماری شادی بیاہ کی رسوم و رواج میں یہ شامل نہ ہو، بلکہ سُنت رسول ﷺ کے مطابق ہو جس سے یہ شادی باعث سعادت بنے گی۔

قتل کے خون بہا کے عوض خواتین کی شادی کرانا:

بلوچستان کے مختلف علاقوں میں جب کوئی قتل کرتا ہے تو اس ایک قتل کے بدلے تین لڑکیاں بطور بیاہ دی جاتی ہے، اکثر یہ لڑکیاں چھوٹی بچیاں ہوتی ہیں، یہ کام لڑکی کے سرپرست اور ولی حضرات کرتے ہیں اس میں لڑکیوں کی رضامندی نہیں ہوتی اور یہ لڑکیاں جب بیاہ ہو کر مقتول کے گھر جاتی ہیں تو ان لڑکیوں کے ساتھ وہی رویہ اور سلوک کیا جاتا ہے جو کسی زمانے میں غلاموں کے ساتھ کیا جاتا تھا، یہ رسم پشتونوں کے ساتھ ساتھ پنجابیوں اور سندھیوں کے یہاں بھی مروج ہے اور اسے "ونی" اور "سوار" کہا جاتا ہے۔ یہ رسم سینکڑوں سال سے مروج ہے اور عصر حاضر میں حکومت اور عام مصلح اور دانشور لوگوں کی طرف سے کوشش کی جارہی ہے کہ یہ رسم ختم کی جائے، اس کے لیے بہت کوشش کی گئی ہے مگر یہ رسم تاحال ختم نہیں ہوئی البتہ اس میں کمی بہت زیادہ کمی محسوس کی گئی ہے۔

انڈپینڈنٹ اُردو ویب سائٹ کے ایک مضمون میں جناب ہزار خان بلوچ نے بلوچستان کے گورنر ملک عبدالولی کے حوالے سے یہ دعوی کیا ہے کہ:

"بلوچستان کے گورنر ملک عبدالولی کاکڑ کا کہنا ہے کہ قبائلی جرگوں نے قتل کے بدلے خواتین کو بطور تاوان دینے کا عمل ختم کر دیا ہے۔"17

گورنر بلوچستان کا یہ بیان کہ "ونی" اور "سوار" کی رسم جرگوں نے ختم کر دی ہے اس میں اگرچہ صداقت ہے کہ یہ رسم پہلے کی بنسبت کم ہو گئی ہے، مگر تاحال بالکل ختم نہیں ہوئی اگرچہ شہری لوگ خود علم حاصل کر کے باشعور ہو گئے ہیں اب وہ ان غلط قسم کی رسموں سے گریز کرتے ہیں اور اپنی بچیوں کو "ونی" اور "سوار" میں

دینے کے بجائے انہیں دینی اور دنیاوی تعلیم دلواتے ہیں، قانونی حد تک تو پاکستان کی شرعی عدالت نے بھی اس رسم کو غیر شرعی قرار دے کر اس پر پابندی لگائی یہ فیصلہ شرعی عدالت کے ایک تین رکنی بینچ نے کیا، چنانچہ وفاقی شرعی عدالت میں جیورسٹ کونسل ڈاکٹر محمد اسلم خاکی کا کہنا ہے کہ:

"ونی خواتین کے کم و بیش چار بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے ان کے مطابق ملزم خاندان کی جانب سے دی جانے والی لڑکی کے ساتھ متعصبانہ سلوک کیا جاتا ہے جب کہ متعدد کیسیز میں انہیں بنیادی سہولیات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے اور یہ کہ ان لڑکیوں کی شادی ان کی مرضی کے بغیر کسی بھی شخص سے کر دی جاتی ہے اور تیسرا مسئلہ یہ کہ وہ مہر کی حقدار نہیں ہوتی اور نہ ہی شادی کو ختم کرنے کے لیے خلع کی قانونی درخواست دائر کر سکتی ہیں۔"18

اس سے معلوم ہوا کہ ونی اور سوار کی رسم جس میں خواتین اور عموماً چھوٹی بچیوں کو مقتول کے خوں بہا کے عوض دیا جاتا ہے، یہ رسم پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح بلوچستان میں بھی تاحال مروج ہے اس حوالے سے قبائلی سطح پر اور حکومت پاکستان کی طرف سے کچھ اقدامات اٹھائے گئے ہیں جس میں اس رسم کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر یہ رسم سینکڑوں سال قدیم ہونے کی وجہ سے اتنی جلدی اسے ختم کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے البتہ جن لوگوں اور جن علاقوں کے عوام میں تعلیم اور شعور پیدا ہو گیا ہے انہوں نے اس رسم کو خود ختم کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ خوش آئند بات ہے اور یہی اقدام حکومتی قانون سے بڑھ کر کردار ادا کر سکتا ہے۔

ونی اور سوار کی شرعی حیثیت:

ونی اور سوار کی رسم میں ابتدائی طور پر شرعاً دو ممنوعات ہیں:

1۔ انسان کو مال بنانا۔

2۔ لڑکی کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا۔

یہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ونی اور سوار کی رسم شرعاً ممنوع قرار پاتی ہے اور چونکہ پاکستان کی عدالت کا شرعی بینچ بھی اسلامی تعلیمات کا پابند ہے، اس لیے انہوں نے بھی صلح کی مذکورہ صورت جس میں بطور صلح لڑکیاں دی جاتی ہیں اسے ممنوع قرار دیا ہے ان ممنوعات کی تفصیل یوں ہے کہ:

1۔ انسان کو مال بنانا:

ونی اور سوار کی رسم کے ناجائز ہونے کی پہلی وجہ آزاد انسان کو غلام بنانا ہے یا اسے بطور مال کے استعمال کرنا ہے آزاد انسان شرعاً مال نہیں ہوتا اور ونی میں جو عورتیں دی جاتی ہیں وہ بدل صلح ہوتا ہے جب کہ بدل صلح کے لیے ضروری ہے کہ وہ مال ہو علامہ کاسانی اپنی شہرہ آفاق فقہی تصنیف بدائع الصنائع میں لکھتے ہیں:

"وَأَمَّاالشَّرَائِطُ الَّتِي تَرْجِعُ إِلَى الْمُصَالَحِ عَلَيْهِ.فَأَنْوَاعٌ: (مِنْهَا) أَنْ يَكُونَ مَالًافَلَايَصِحُّ الصُّلْحُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَصَيْدِ الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَكُلِّ مَا لَيْسَ بِمَالٍ؛ لِأَنَّ فِي الصُّلْحِ مَعْنَى الْمُعَاوَضَةِ فَمَالَايَصْلُحُ عِوَضًافِي الْبِيَاعَاتِ لَايَصْلُحُ بَدَلَ الصُّلْحِ،وَكَذَاإِذَاصَالَحَ عَلَى عَبْدٍ"19

"جس چیز پر صلح کی جاتی ہے ان کی شرائط میں سے یہ ہے کہ جس چیز پر صلح کی جائے وہ مال ہو، لہٰذا شراب، مردار، خون، حرام اور حرام کا شکار اور ہر وہ چیز جو مال نہ ہو، اسے بدل صلح بنانا جائز نہیں ہے اس لیے کہ بدل صلح میں جو کچھ دیا جاتا ہے اس میں معاوضہ کا معنی پایا جاتا ہے لہٰذا جو چیز خرید و فروخت میں عوض نہ بن سکے، وہ صلح میں بدل صلح بھی نہیں بن سکتی، اسی طرح اگر کسی نے غلام کو بدل صلح میں دیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو آزاد ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے۔"

علامہ کاسانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بدل صلح کے لیے ضروری ہے کہ وہ چیز مال ہو کیونکہ بدل صلح معاوضہ ہوتا ہے جب کہ ایک آزاد انسان نہ مال ہے اور نہ عوض صلح ہے، کیونکہ اگر انسان کو بدل صلح بنا دیا جائے تو پہلے اسے غلام بنانا پڑے گا، پھر اس غلام کو صلح کا بدل اور عوض بنا کر دیا جائے گا اور جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے آزاد پیدا کیا ہے کوئی کس طرح اسے غلام بنا سکتا ہے ایسا کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے اور اگر کوئی کسی کو زبردستی غلام بھی بنائے گا تو شرعاً وہ آزاد ہوگا اس طرح کوئی غلام نہیں بن سکتا۔

2۔ لڑکی کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کرنا:

ونی اور سوار کی رسم کے ناجائز ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں عموماً کسی عاقلہ ،بالغہ اورآزاد عورت کا نکاح اس کی رضا مندی کے بغیر کرایا جاتا ہے اور ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور اس طرح نکاح کرانے میں اس لڑکی کو مہر بھی نہیں دیا جاتا جو کہ اس کا شرعی حق ہے جو اسے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس طرح جو نکاح ہو جائے شرعاً اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے لہٰذا جب تک یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات قائم رکھیں گے، یہ تعلقات نکاح کے نہیں بلکہ زنا کے ہونگے اور اس زنا میں جہاں اس کے سرپرست وغیرہ شامل ہوں گے وہاں ونی اور سوار کے ذریعے صلح کرانے والے بھی شامل ہوں گے۔

البتہ ان میں یہ تفصیل ہے کہ اگر والدین نکاح کرائیں اور میاں بیوی عاقل بالغ ہوں تو وہ اس نکاح کو ختم کر سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں یہ نکاح منظور نہیں ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے:

"عن خنساء بنت خذام الانصارية ان اباها زوجها وهى ثيب فكر هت ذالک فاتت رسول اللهﷺ فرد نكاحها۔"20

"خنساء بنت خذام انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیبہ تھیں، انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آنحضور ﷺ نے اس نکاح کو ناجائز قرار دیا۔"

یعنی بالغ اپنے نکاح کے معاملے میں خود مختار رہے گا چاہے کسی سے نکاح کرے یا نہ کرے اس پر کوئی زبردستی نہیں ہے، وہ اپنے ولی کو بتائے بغیر نکاح کر سکتی ہے اور ایسا کرنے سے نکاح ہو جاتا ہے اور اگر لڑکی نابالغ ہے اور پھر اس کے اولیاء اس کی رضامندی اور اس سے پوچھے بغیر نکاح کراتے ہیں تو اس صورت میں جب یہ لڑکی بالغ ہو جائے تو شرعاً اسے خیار بلوغ ملے گا، وہ چاہے تو اس نکاح کو درست قرار دے اور چاہے تو نکاح ختم کر دے۔

یہ تو وہ ممنوعات تھیں جو ضروری اور اہم تھیں، ورنہ ان کے علاوہ دیگر چیزیں بھی ہیں جو شرعاً اور اخلاقاً ممنوع اور ناجائز ہیں کوئی باشعور اور بااخلاق انسان خواہ وہ مسلمان نہ بھی ہو اسے برداشت نہیں کر سکتا ان ممنوعات میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں:

1. مقتول اور اس کے ورثاء اس لڑکی کے ساتھ غلاموں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔
2. اسے بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھتے ہیں۔
3. یہ اگر جیئے گی تو ان کا جینا جانوروں جیسا ہوگا۔
4. بطور بدلہ کے اس پر دوسری شادی کر کے سوکن کا بندوبست کرینگے تاکہ اسے زیادہ سے زیادہ تکلیف ہو۔
5. اگر یہ چاہے کہ طلاق لے تو اسے طلاق نہیں دی جاتی۔
6. اگر یہ چاہے کہ خلع لے جو شریعت نے اسے یہ حق دیا ہے تو اسے اس حق سے محروم کیا جاتا ہے۔
7. اگر یہ چاہے کہ کبھی والدین کے گھر جائے تو بڑی پریشانی کے بعد والدین کے گھر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

8. اس کے کپڑے اس کی رضامندی سے نہیں دیے جاتے بلکہ اس کی ساس سال میں ایک زیادہ سے زیادہ دو جوڑے دیتی ہے اس کے علاوہ اسے کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

9. جس چیز کی اسے ضرورت ہوتی ہے وہ اگر ساس یا گھر کے سربراہ نے اپنی خوشی سے دے دی تو بہتر ورنہ اسے بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

10. اس کے پاس جو مال یا پیسے وغیرہ آتے ہیں وہ اس کے نہیں، بلکہ گھر کے سربراہ کے سمجھے جاتے ہیں۔

11. مقتول کے خاندان کی جانب سے لڑکی کے ساتھ متعصبانہ سلوک کیا جاتا ہے۔

کچھ چیزوں کی یہاں نشاندہی کردی گئی ہے، ورنہ ایسی دیگر بہت ساری چیزیں اور حقوق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیے ہیں، جب کہ مقتول کے ورثاء کی جانب سے اس معصوم لڑکی کو ان حقوق سے اسے بطور زجر اور سزاء کے محروم کیا جاتا ہے۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ کلام یہ کہ آج کل بلوچستان کے مختلف علاقوں میں شادی بیاہ کے حوالے سے دو رسوم بڑی شدت سے پائی جاتی ہیں ان میں پہلی رسم، شادی بیاہ میں موسیقی یعنی میوزک سے متعلق ہے بلوچستان کے جن علاقوں اور قوموں میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی کا بے دریغ اور بلا کسی قید کے رواج ہے اور ان کے یہاں یہ رسم کم ہونے کے بجائے بڑھتی جارہی ہے، قرآن، حدیث، فقہائے کرام، صوفیاء مشائخ اور جدید اسکالرز کے نقطہ نگاہ سے ناجائز ہے، لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ بلوچستان کے جن علاقوں اور جن قوموں میں شادی بیاہ کے موقع پر موسیقی اور میوزک کی رسم عام ہے، اسے ختم کیا جائے، تاکہ اسلامی معاشرے میں شادی بیاہ کی رسم شریعت کے خلاف نہ ہو، بلکہ شریعت، اسلامی تعلیمات اور سُنت رسول ﷺ کے مطابق ہو جس سے یہ شادی باعث سعادت بنے گی۔

بلوچستان میں شادی بیاہ کے حوالے سے دوسری رسم "ونی" اور "سوار" کی ہے، اس کا مطلب ہے کہ جب کوئی مرد قتل کرتا ہے تو اس ایک قتل کے خوں بہا کے بدلے تین لڑکیاں بطور بیاہ دی جاتی ہیں، اکثر یہ لڑکیاں چھوٹی بچیاں ہوتی ہیں، یہ کام لڑکی کے سرپرست اور ولی حضرات کرتے ہیں اس میں لڑکیوں کی رضامندی شامل نہیں ہوتی اور یہ لڑکیاں جب بیاہ کر مقتول کے گھر جاتی ہیں تو ان لڑکیوں کے ساتھ وہی رویہ اور سلوک کیا جاتا ہے جو کسی زمانے میں غلاموں کے ساتھ کیا جاتا تھا یہ رسم پشتونوں کے ساتھ ساتھ پنجابیوں اور سندھیوں کے یہاں بھی مروج ہے اور اسے "ونی" اور "سوار" کہا جاتا ہے اور یہ رسم نہایت قبیح ہے جس میں کئی ممنوعات پائے جاتے ہیں، اس لیے شریعت نے اسے ناجائز اور ممنوع قرار دیا ہے۔

شادی بیاہ میں رسوم ورواج کے نام پر اس طرح کی رسوم پر عمل کرنا بلاشبہ شریعت کے احکام اور قرآن وسنت کی تعلیمات کے قطعی برخلاف ہے، جس کا تدارک وسدباب جس طرح علمائے کرام، اسلامی ریاست، ارباب حل وعقد کی ذمے داری ہے۔ اسی طرح مختلف قبائل سے وابستہ ذمے دار حضرات، باثر طبقے اور معاشرے کے ہر فرد کی ذمے داری ہے کہ وہ شادی بیاہ کے موقع پر ایسی خلاف شرع رسوم ورواج سے احتراز کریں اور معاشرے سے ایسی خلافِ شرع رسوم ورواج کے تدارک وسدباب کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

(حواشی وحوالہ جات)

1. حقمل، بسم اللہ، دتنیو کلتور او فولکلور، (د قومونو او قبائلو چارو وزارت، کابل ۱۳۶۶ل)، ۲۹
2. درانی، عبدالقدوس، پشتون کلچر، (پشتو اکیڈمی، کوئٹہ، ۱۹۸۲ء) ۵۰
3. سورہ لقمان: ۶:۳۱

4. بغوی،: محیي السنة، أبو محمد الحسین بن مسعود، معالم التنزیل في تفسیر القرآن، تفسیر البغوي، (دار طیبة للنشر والتوزیع، الطبعة: الرابعة، ۱۴۱۷ه-) -۱۹۹۷م،: ۲۸۴:۶،

5. طبری، محمد بن جریر، جامع البیان في تأویل القرآن، (مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۰ه-) -۲۰۰۰، ۲۱:: ۶۱

6. رازی، جصاص، أحمد بن علي أبو بكر، أحكام القرآن، (دار إحیاء التراث العربي، بیروت، ۱۴۰۵ه) -، ۳۰

7. بغوی،: محیي السنة، أبو محمد الحسین بن مسعود، معالم التنزیل في تفسیر القرآن، تفسیر البغوي،: ۲۸۰:۶

8. ابن ماجه، محمد بن یزید، السنن، ابواب التجارات، باب مالا یحل بیعه، ح: ۲۱۶۸، (دار الرساله، بیروت، ۱۴۳۰ھ)،: ۲۶۹:۲

9. سیوطی، جلال الدین، الدر المنثور، (دار الفکر، بیروت، س ن)،: ۵۰۵:۶

10. بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح، کتاب الاشربه، باب ماجاء فیمن یستحل الخمر، ح: ۵۵۹۰، (دار الطوق النجاة، بیروت، ۱۴۲۲ھ)،: ۸۳۸:۲

11. ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن، ابواب الفتن، باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف، ح: ۲۲۱۰، (دار الغرب اسلامی، ۱۹۹۸ء)،: ۳۴:۲

12. ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص عمر، ح: ۳۶۹۰، ج: ۲، ص: ۱۸۵

13. ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن، ابواب الفتن، باب ماجاء فی علامه حلول المسخ، ح: ۲۲۱۲،: ۳۴:۲

14. ترمذی، محمد بن عیسی، السنن، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الرخصه فی البکاء علی المیت، ح: ۱۰۰۵،: ۱۹۲:۱

15. کرمانی، سید محمد بن مبارک، سیر اولیاء، (لاہور، مشتاق بک کارنر، س ن)،: ۵۳۲

16. غامدی، جاوید احمد، ماہنامہ اشراق، فروری ۲۰۰۸ء، موسیقی ولیمہ اور سُنت، طالب محسن،: ۷۰

17. https://www.independenturdu.com/node.

18. https://www.aaj.tv/news/ ۳۰۲۶۹۹۷۶

19. کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، (دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۰۶ھ)،: ۴۲:۶

20. البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع، کتاب النکاح، باب اذا زوج ابنته وھی کارھۃ،: ۷۷۰:۲

References in Roman

1. *Haqmal, Bismillah, Da Taniyo Kultor ao Folklor, (Da Qomono ao Qabailo Charo Wazarat, Kabul, 1366 L), 29*
2. *Durrani, Abdul Qudoos, Pashtun Culture, (Pashto Academy, Quetta, 1982), 50*
3. *Surah Luqman: 31:6*
4. *Baghawi, Muhiy al-Sunnah, Abu Muhammad al-Husayn bin Mas'ood, Ma'alim al-Tanzil fi Tafsir al-Qur'an, Tafsir al-Baghawi, (Dar Tayyibah li al-Nashr wa al-Tawzi', 4th edition, 1417 H / 1997 M), 6:284*
5. *Tabari, Muhammad bin Jarir, Jami' al-Bayan fi Ta'wil al-Qur'an, (Mu'assasat al-Risalah, 1st edition, 1420 H / 2000), 21:61*
6. *Razi, Jassas, Ahmad bin Ali Abu Bakr, Ahkam al-Qur'an, (Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, 1405 H), 30*
7. *Baghawi, Muhiy al-Sunnah, Abu Muhammad al-Husayn bin Mas'ood, Ma'alim al-Tanzil fi Tafsir al-Qur'an, Tafsir al-Baghawi, 6:280*
8. *Ibn Majah, Muhammad bin Yazid, Al-Sunan, Abwab al-Tijarat, Bab Ma La Yahillu Bay'uh, Hadith: 2168, (Dar al-Risalah, Beirut, 1430 H), 2:269*

9. *Suyuti, Jalal al-Din, Al-Durr al-Manthur, (Dar al-Fikr, Beirut, S.N), 6:505*
10. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il, Al-Sahih, Kitab al-Ashribah, Bab Ma Ja'a Fi Man Yastahillu al-Khamr, Hadith: 5590, (Dar al-Tawq al-Najah, Beirut, 1422 H), 2:838*
11. *Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Al-Sunan, Abwab al-Fitan, Bab Ma Ja'a Fi 'Alamat Hulul al-Maskh wal-Khasf, Hadith: 2210, (Dar al-Gharb al-Islami, 1998), 2:34*
12. *Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Al-Sunan, Kitab al-Manaqib, Bab Fi Manaqib Abi Hafs Umar, Hadith: 3690, Vol. 2, p. 185*
13. *Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Al-Sunan, Abwab al-Fitan, Bab Ma Ja'a Fi 'Alamat Hulul al-Maskh, Hadith: 2212, 2:34*
14. *Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Al-Sunan, Kitab al-Jana'iz, Bab Ma Ja'a Fi al-Rukhsah Fi al-Buka' 'ala al-Mayyit, Hadith: 1005, 1:192*
15. *Karmani, Sayyid Muhammad bin Mubarak, Siyar al-Awliya, (Lahore, Mushtaq Book Corner, S.N), p. 532*
16. *Ghamidi, Javed Ahmad, Mahnama Ishraq, February 2008, "Moseeqi, Walima aur Sunnat", Talib Mohsin, p. 70*
17. *https://www.independenturdu.com/node*
18. *https://www.aaj.tv/news/30269976*
19. *Kasani, Abu Bakr bin Mas'ood, Bada'i al-Sana'i, (Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut, 1406 H), 6:42*
20. *Al-Bukhari, Muhammad bin Isma'il, Al-Jami', Kitab al-Nikah, Bab Iza Zawwaja Ibnatahu wa Hiya Kariha, 2:770*